خطرناک حبشی
اور
دیگر حکایات

امیر اہلسنت ابو البلال
مولانا محمد الیاس عطار
قادری، رضوی

20

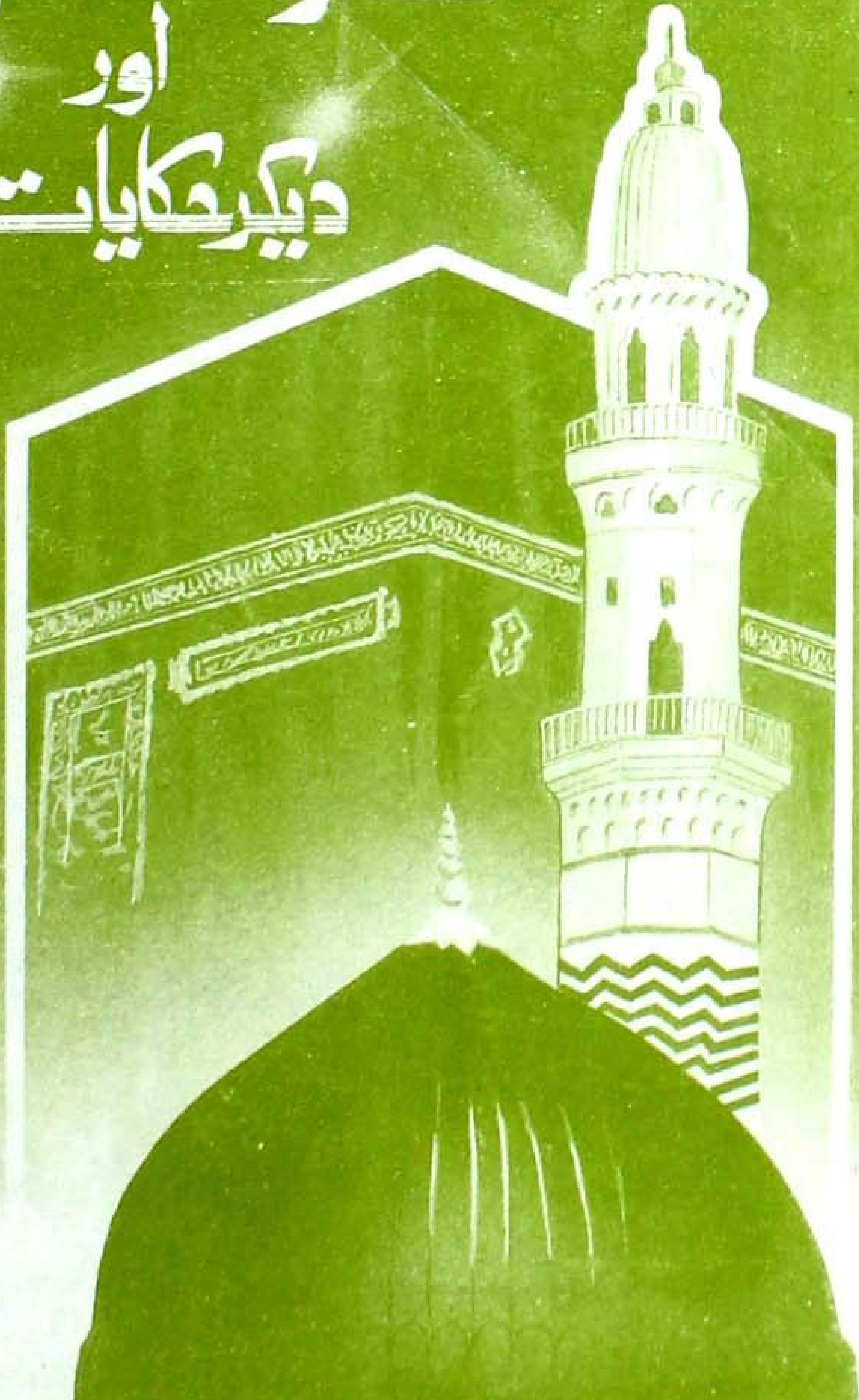

ناشر
مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد، کھارادر کراچی
فون، 2314045

Marfat.com

Marfat.com

۱ خطرناک حبشی

ابتدائے اسلام میں یمن اور طائف کے نوجوانوں کا دستور تھا کہ وہ گزرگاہوں میں بیٹھ کر اگلے وقتوں کے قصے اور کہانیاں سنا کرتے تھے ایک روز وہ اسی کام میں مصروف تھے کہ ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہہ رہا تھا' اے غافلو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور تم لوگ پیروی نہیں کرتے"۔ تمام نوجوان خوفزدہ ہو کر بھاگ گئے انہوں نے اپنے بڑے بوڑھوں کو جب بتایا تو انہوں نے کہا' اس بات کی تحقیق کرنی چاہیے۔ چنانچہ باہم مشورہ سے ایک نہایت ہی سمجھدار شخص کو آٹھ اونٹ انواع واقسام کے ہدایا سے لاد کر مکۂ مکرّمہ روانہ کیا اور اس کو ہدایت کی' محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر خوب غور کرنا تمہیں اگر محسوس ہو کہ وہ واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اونٹوں سمیت سارا مال ان کی خدمت میں نذر کر دینا اور اگر تمہیں اطمینان نہ ہو تو پھر سارا مال مکۂ مکرّمہ میں فروخت کر کے واپس آجانا"۔

یہ شخص جب مکۂ مکرّمہ میں داخل ہوا تو اتفاقاً ابوجہل سے ملاقات ہو گئی۔ ابوجہل نے پوچھا' کیسے آنا ہوا؟ اس نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ ابوجہل بولا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ہرگز مت ملنا (معاذ اللہ) وہ بہت بڑے جادوگر ہیں تم ان کے جال میں پھنس کر اپنے سارے مال سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ لاؤ تمہارا مال میں چار ہزار دینار میں خرید لیتا ہوں مگر شرط یہ

Marfat.com

ہے کہ تم مکۂ مکرمہ سے فوراً چلے جاؤ۔ یہ کہہ کر ابوجہل نے سارا مال لے لیا۔ نووارِد نے مال تو ابوجہل کے حوالے کر دیا لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شوق بڑھتا گیا۔ وہ مکۂ مکرمہ میں پھر رہا تھا کہ خوش قسمتی سے اُس کی ملاقات حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے ہوگئی۔ اُس نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سُوال کیا آپ کرم اللہ وجہہ نے نہایت ہی پیارے اَلفاظ میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارُف پیش کرتے ہوئے فرمایا، کیا آپ ملنا پسند کریں گے؟ اُس نے بتایا، اِسی لئے مکۂ مکرمہ آیا ہوں۔ چُنانچہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم اُس کو بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں لے آئے۔ اللہ کے محبوب دانائے غُیُوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اجنبی کو دیکھتے ہی فرمایا، اپنی رُوداد تم سناؤ گے یا میں سنا دوں؟ عرض کی، آپ ہی ارشاد فرمائیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے سفر سے لے کر اپنی بارگاہ تک رسائی کے تمام واقعات بِلا کم وکاست بتا دئیے۔ وہ بے ساختہ پکار اُٹھا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ساتھ چلو تاکہ تمہارا مال ابوجہل سے واپس حاصل کر لیا جائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سَمیت جب ابوجہل کے گھر کے قریب پہنچے تو ابوجہل نے کھڑکی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا

Marfat.com

اور فوراً دروازہ بند کرلیا۔ صحن میں ایک وزنی پتھر پڑا ہوا تھا۔ ابو جہل نے اپنے غلام سے کہا کہ میرے ساتھ مل کر یہ پتھر اٹھاؤ۔ اُس کا ارادہ تھا کہ چھت پر جاکر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے سرِ انور پر پتھر پھینک دیا جائے مگر پتھر غلام کے ہاتھ سے چھوٹ کر ابو جہل کے ہاتھ پر گر پڑا اُس کا ہاتھ کُچل گیا۔ وہ درد سے تلملاتے ہوئے بے ساختہ پکار اٹھا'

"سرکار صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرا ہاتھ ٹھیک کردو تو سارا مال واپس کردوں گا۔"

اللہ عزوجل نے اُسی وقت اُس کو شِفا دیدی۔ اُس نے دروازہ کھولا مگر سامان سمیت اُونٹ واپس کرتے ہوئے اس کی نیّت میں فُتُور آگیا اچانک اسے ایک **خطرناک حبشی** نظر آیا جو کہہ رہا تھا "کمبخت! اگر جان کی امان چاہتا ہے تو فوراً پورا پورا مال واپس کردے۔" ابو جہل نے سارا مال لوٹا دیا۔ (جامعُ المُعجِزات)

شیطانی وسوسہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس ایمان اَفروز حِکایت سے عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوؤں کی کیا خوب لپٹیں آرہی ہیں کہ دل ودماغ مُعطّر ہو گئے۔ سبحٰنَ اللہ! پروردگار عزوجل نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر نوازا ہے کہ آنے والے شخص کے حالات سے پہلے ہی باخبر کردیا ہے۔ آنے والا بھی کس قدر سعادتمند ہے کہ علم غیب دیکھتے ہی کلمہ پڑھ لیتا ہے۔ اے عظمتِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر مر مِٹنے کا جذبہ رکھنے والو!

Marfat.com

خبردار! شیطان کے اس وسوسہ پر ہرگز ہرگز کان نہ دھرنا کہ علمِ غیب تو صرف اللہ عزوجل ہی کو ہے اور کوئی غیب جان ہی نہیں سکتا۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اللہ عزوجل کو علمِ غیب بغیر کسی کے بتائے ہمیشہ ہمیشہ سے ہے مگر مخلوق کا علمِ غیب اللہ عزوجل کی عطا سے ہے اور جب سے عطا فرمایا تب سے اور جتنا دیا اُتنا ہی ہے۔ اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

(ترجمہ) اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ عزوجل کا تم پر بڑا فضل ہے۔

(پ ۵ - آیت ۱۱۳، النساء) (کنزالایمان)

مندرجہ بالا آیت کے تحت صاحبِ تفسیرِ حسینی بحرُالرائق سے نقل کرتے ہیں - اِس سے مُراد تمام گزشتہ اور آئندہ کے واقعات کا عِلم ہے کہ اللہ عزوجل نے شبِ معراج سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے۔ چنانچہ معراج کی حدیث میں ہے، ہم عرش کے نیچے تھے کہ ایک قطرہ ہمارے حلق میں ڈالا لہٰذا ہم نے تمام گزشتہ اور آئندہ کے واقعات معلوم کر لئے۔"

آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص کو جانتے ہیں

حضرتِ سیّدنا علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیرِ بیضاوی میں اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ فرمانِ عالی شان نقل کیا ہے، میری اُمّت (یعنی اُمّتِ دعوت سارے انسان) میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے سب کو پہچان لیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کُفر کرے گا۔ (اِس وُسعتِ علمی پر کسی مومن نے اعتراض نہیں کیا بلکہ) مُنافِقین نے کہا، دعویٰ تو یہ ہے کہ میں ہر مومن اور ہر کافِر کو جانتا ہوں اور حالت یہ ہے کہ ہم ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں مگر ہمارا علم نہیں۔

قِیامت تک کی ہر بات کا علم!

"تفسیرِ خازِن" اور "تفسیرِ معالِمُ التَّنزِیل" میں اِس روایت کو مزید تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چُنانچِہ مُندرجِہ بالا روایت کے بعد ہے، مُنافِقین کا قول جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلّم کو پہنچا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلّم منبرِ اقدس پر تشریف فرما ہوئے، اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا، **اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم پر اعتِراض کرتے ہیں۔ آج سے لے کر قِیامت تک کی جو بھی بات چاہو پوچھ لو میں یہاں کھڑے کھڑے تمہیں اِس کا جواب دوں گا۔** حضرتِ عبدُاللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ اُٹھے (ان کے نَسَب پر طَعن کیا جاتا تھا) اور عرض کیا، یارسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم، میرا باپ کون ہے؟ فرمایا، حُذافہ۔ حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسولَ اللہ! صلّی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ عزوجل کی رُبُوبِیّت، اِسلام دین ہونے، قرآن کے امام ہونے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر

Marfat.com

ایمان رکھتے ہیں ہمیں معافی دیجئے۔ حُضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے دُوبار ارشاد فرمایا، کیا میرے علم پر اعتراض کرنے سے باز نہیں آؤگے ؟ پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مِنبرِ اقدس سے نیچے تشریف لائے۔

وَسْوَسے کا توڑ ہو گیا الحمدُ لِلّٰہ عزوجل ! شَیطانی وَسْوَسے کا توڑ ہو گیا اور اہلِ مَحبّت کے دِلوں کو راحت مُیَسّر آئی۔ سُبحٰنَ اللہ ! اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی ہر چیز کا عِلْم عطا فرما دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب پر اعتِراض کرنا کہ فُلاں فُلاں بات کا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا، یہ مُنافِقین کا طریقہ ہے اور صاحِبِ ایمان، عاشقِ رحمتِ عالَمیان، غلامِ نبیِّ غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم کے کان اِس سے بہرے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب شریف کے خِلاف کوئی بات سُنے ہے

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا عزوجل ہی چُھپا تم پہ کروڑوں دُرُود

(۲) جانور بول پڑا کلدہ ایک خوفناک کافر تھا اس کے پاس ایک لوہے کا ہتھیار تھا جو اونٹ کے سر کی مانند تھا۔ کلدہ اس ہتھیار سے جس پر بھی وار کرتا اس کے دُو ٹکڑے کر ڈالتا۔ ایک بار ابوجہل نے اسے (مَعاذَ اللہ عزوجل) مبلّغِ اعظم، رحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ وسَلَّم کے قتل پر بَر اَنگیختہ کرتے ہوئے کہا،

Marfat.com

"اگر تو یہ کام کر دے تو تجھے نہ صرف منہ مانگا انعام دوں گا بلکہ اپنی بیٹی سے تیری شادی بھی کر دوں گا۔" کلدہ راضی ہو گیا اور موقع کی تاک میں رہنے لگا۔ ایک بار اسے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نظر آ گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں لگ گیا۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ آگے پیچھے برابر دیکھ لیا کرتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلدہ کو دیکھ لیا تھا اور اپنے نورِ نبوّت سے اُس کی نیت بھی بھانپ لی تھی۔ جُوں ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرۂ پُرانوار کلدہ کی طرف کیا اُس نے فوراً وار کر دیا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ ضیا بار زخمی ہو گیا اور اُس سے خون بہنے لگا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ اپنے زخم پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے خون مبارک کو ہوا میں اُچھال دیا۔ خون مبارک کو فرشتوں نے اپنے پَروں پر لے لیا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خُون مبارک زمین پر تشریف لے آتا تو روئے زمین کے تمام انسان ہلاک ہو جاتے۔

کلدہ حیران و ششدر کھڑا تھا اس سے دوسرا وار ہو نہیں پا رہا تھا؟ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، "اب میں تمہارے ساتھ کیا سُلوک کروں؟" اس نے عرض کی، "ظلم میں نے کیا ہے کرم آپ فرما دیجئے۔ میں وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایذا نہ دوں گا۔" رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کرم سے اُسے مُعاف فرما دیا اور جانے دیا۔

اتّفاق سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان حضرتِ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ (جو ابھی تک مسلمان

Marfat.com

نہیں ہوئے تھے) ان کی کنیز نے سب کچھ دیکھ لیا۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اُس وقت شکار پر گئے ہوئے تھے۔ وہ کنیز اپنی مالک کی تلاش میں روانہ ہوئی۔ اُدھر سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کمان پر تیر چڑھا کر ایک جانور کا نشان باندھ چکے تھے۔ وہ تیر مارنے ہی والے تھے کہ اللہ عزوجل کے حُکم سے وہ **جانور بول پڑا۔**

"مجھے کیوں مارتے ہو؟ اپنے بھتیجے کے قاتلوں کو کیوں نہیں مارتے؟

سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو بہت تعجب ہوا۔ انہوں نے تیر ترکش میں ڈالا اور گھر کی راہ لی۔ راستے میں وُہی کنیز روتی ہوئی ملی۔ پوچھا، کیوں رو رہی ہو؟ بولی، ابوجہل نے کلدہ کو سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ کلدہ نے اُن پر وار کر دیا اور ان کا چہرۂ پُرانوار زخمی ہو گیا ہے۔ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو یہ سُن جلال آ گیا اور سیدھے سردارانِ قریش کی محفل میں آ پہنچے اور گرج کر فرمایا، میرے بھتیجے صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے مارا ہے؟ ساری محفل پر سنّاٹا طاری ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے طیش کے عالم میں ابوجہل سے فرمایا کہ بدبخت! یہ سب تیری شرارت ہے اور یہ کہتے ہوئے اُس کے سر پر کمان دے ماری اس کا سر پھٹ گیا۔ اب بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں ابوجہل کا سَر پھاڑ کر آیا ہوں۔" ارشاد فرمایا، کیا آپ مجھ سے محبّت رکھتے ہیں؟ عرض کی، کیوں نہیں۔ فرمایا، پھر کلمہ کیوں نہیں پڑھ لیتے؟ عرض کی، کوئی مُعجزہ دکھاؤ تاکہ میں اسلام قبول کروں۔ فرمایا، "کیا مُعجزہ دیکھنا چاہتے ہیں؟" عرض کی "چاند کے

Marfat.com

دو ٹکڑے کر کے دکھائیں اور وادئ مکّہ کے سُوکھے درختوں سے پھل اُگائیں۔"

چُنانچہ سرکارِ عالم مدار، باذنِ پروردگار، دوجہاں کے مالک و مختار، شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ علیہ وسلم چچا کو ساتھ لے کر وادئ مکّہ مکرّمہ میں تشریف لائے اور دُعا فرمائی تو **چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور بے پھل درختوں سے ایسے پھل ظاہر ہوئے جو شہد سے بھی زیادہ میٹھے تھے۔** یہ مُعجزہ دیکھتے ہی سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

(جامعُ المُعجزات)

دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا

اِجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دُعائے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم
(حدائقِ بخشش)

آقا صلی اللہ علیہ وسلم آگے پیچھے یکساں دیکھتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُرسوز اور رِقّت انگیز حِکایت میں درسِ عبرت کے بے شمار مَدَنی پھول بکھرے ہیں۔ اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے محبوب دانائے غُیوب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی عطا سے جس طرح آگے سے دیکھتے ہیں اسی طرح پیچھے سے بھی مُلاحظہ فرماتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کی نیّت سے بھی خبردار ہو جاتے ہیں۔ دل تو دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو زمین کے اندر کے حالات بھی اللہ عزوجل کی عطا سے معلوم ہو جاتے ہیں۔

قبر کے حالات

حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

دُو قبروں کے قریب سے گزرے جن میں عذاب ہو رہا تھا فرمایا، ان دُونوں شخصوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی دُشوار بات پر عذاب نہیں ہو رہا، ان میں ایک تو پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چُغلی کیا کرتا تھا پھر ایک تَر شاخ لی اور اس کو آدھا آدھا چِیرا اور پھر ہر قَبْر میں ایک ایک گاڑ دیا اور فرمایا، "جب تک یہ ٹکڑے خُشک نہ ہوں گے ان دُونوں کے عذاب میں کمی کی جائے گی۔" (بخاری شریف)

ہر صورت میں نیکی کی دعوت

مزید گزشتہ حِکایت میں یہ بھی درس ملا کہ ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کتنی ہی ایذا پہنچائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کی خاطر انتقام نہیں لیتے بلکہ درگزر سے کام لیتے ہیں۔ حضرتِ سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے انتقاماً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن کا سر پھاڑ دیا اِس پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قسم کی خوشی کا اظہار کیا نہ ہی اِس بات پر سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی حوصلہ اُفزائی فرمائی۔ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی تو اسی بات میں ہوتی کہ کسی طرح بھی لوگ راہِ راست پر آجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی موقع ملتا فوراً نیکی کی دعوت پیش کرتے لہٰذا جُوں ہی سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نے مَحبّت کا اظہار کیا جھٹ دعوتِ اسلام پیش کر دی۔ کاش! ہم بھی آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مبارک سنّت کو اپناتے ہوئے ہر جگہ نیکی کی دعوت دیتے رہیں۔ چاہے مسجد ہو یا دفتر، دیہات ہو یا شہر، سفر ہو یا حَضَر،

Marfat.com

ہر مقام پر احسن طریقے پر سنّتیں عام کرتے رہیں۔ حکایتِ گزشتہ میں معجزہ شقّ القمر کا بھی تذکرہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سے زیادہ بار چاند کے دو ٹکڑے فرمائے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی حکایت پڑھئے اور جھومئے:

(۳) چاند دو ٹکڑے ہو گیا

ایک بار ہمارے مکّی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں تشریف فرما تھے کہ ابو جہل یہودیوں کے ایک بہت بڑے راہب کو ساتھ لئے تلوار لہراتا ہوا آ دھمکا اور کہنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء علیہم السلام معجزات دکھاتے رہے ہیں۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی معجزہ دکھائیں گے تو لات و منات[1] کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤں گا ورنہ بصورتِ دیگر اس تلوار سے (معاذ اللہ عزوجل) سرِ انور قلم کر دوں گا۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں معبودِ برحق کی قسم کھا کر کہوں تو یقین نہ کرو گے؟ رہی بات میرا سر قلم کرنے کی تو یاد رکھو! میری حفاظت کا ذمّہ خود اللہ عزوجل نے لے رکھا ہے۔ تم اگر معجزہ دیکھنے سے ایمان لے آؤ تو میں معجزہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔ بتاؤ کون سا معجزہ دیکھنا پسند کرو گے؟ ابو جہل سوچ میں پڑ گیا کہ آخر ایسا کون سا معجزہ طلب کروں جس سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم عاجز رہ جائیں۔ یہودی راہب نے ابو جہل کو مشورہ دیا کہ (معاذ اللہ عزوجل)

[1] لات اور منات دو بتوں کا نام ہے جن کی کفّارِ قریش پوجا کیا کرتے تھے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

Marfat.com

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم محض ایک جادوگر ہیں، جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے، آسمان پر نہیں، ان سے کوئی آسمانی معجزہ طلب کرو۔ اس پر ابوجہل بولا "چاند توڑ کر دکھاؤ"۔

نبیوں کے تاجدار، باذنِ پروردگار دو عالم کے مالک و مختار، سرکارِ والا تبار صلی اللہ علیہ وسلّم نے شہادت کی اُنگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا آدھا چاند اپنی جگہ پر رہا اور دوسرا آدھا دُور ہوتا چلا گیا۔

یہ دیکھتے ہی ابوجہل بولا، چاند سے اب کہئے کہ پھر مکمّل ہو جائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر چاند کی طرف شہادت کی اُنگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند اپنی اصلی حالت پر آگیا۔ یہودی راہب نے یہ معجزہ دیکھا تو فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ مگر ابوجہل نے دوستوں سے کہا کہ شہر کے چاروں طرف قاصد بھیج کر معلوم کرو اگر دوسرے لوگوں نے بھی چاند کو دو ٹکڑے ہوتا دیکھا ہے تو یہ معجزہ ہے ورنہ جادو۔ قاصد روانہ کئے گئے۔ وہ جہاں بھی پہنچے انہوں نے گواہی دی کہ ہم نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے۔ قاصدوں نے ابوجہل کو بتایا مگر پھر بھی بدبخت ایمان نہ لایا۔

Marfat.com

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلطانِ دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر قربان ہو جایئے! کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہر چیز پر نافذ ہے احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ شجر و حجر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتے ہیں، جانور فریاد کرتے ہیں، ڈوبا ہوا سورج حکم پا کر پلٹ پڑتا ہے۔ اشارہ پاتے ہی چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

چاند دو ٹکڑے ہو کر تصدق ہوا
دشمنِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہ گئے

چاند قسمت والا ہے

چاند بھی کس قدر با مقدر ہے کہ اسے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے دُلارے، دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کے تارے مصطفٰے پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن شریف میں کھلونا بننے کا شرف حاصل ہوا ہے چنانچہ حضرتِ جامی رحمۃ اللہ علیہ "شواھِدُ النّبوۃ" میں نقل کرتے ہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم گہوارے میں چاند کی طرف انگلی اٹھا کر جس طرف بھی اشارہ کرتے وہ اُسی طرف جُھک جاتا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "میں اُس سے (یعنی چاند سے) باتیں کیا کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے منع کرتا اور جس وقت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا تو مجھے اس کی آواز سنائی دیتی تھی"۔

Marfat.com

چاند جھک جاتا جدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اِشاروں پر کھلونا نور کا
(حدائقِ بخشش)

بے شمار بار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار

چاند بے حد سعادت مند ہے کہ اسے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِطاعت کرتے ہوئے دو ٹکڑے ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اس کی قسمت کے تو کیا کہنے کہ بے شمار بار اِسے سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی بھی سعادت ملی ہے اور آج بھی اِسے صحرائے مدینہ کی خاکبوسی اور گلزارِ مدینہ کے حَسین مَناظِر سے لُطف اَندوزی کا شَرَف حاصِل ہے اور خوب جھوم جھوم کر گنبدِ خَضرا کو چومنے کی سعادت بھی حاصِل کر رہا ہے ؎

قمر بھی کس قدَر ہے بامقدّر کہ مُشرّف ہے
ہزاروں بار آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے

چاند کی مَدَنی کرنیں

دُنیا میں ایک ہی چاند ہے اور بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی وقت میں وہ کعبۃُ اللہ شریف کا بھی دیدار کر رہا ہوتا ہے اور گنبدِ خضرا کو بھی چُوم رہا ہوتا ہے اور مدینے سے نور لے کر اُسی ایک ہی وقت میں ہم پر ہمارے وطن میں گھر بیٹھے مَدَنی نُوری کرنیں برسا رہا ہوتا ہے۔ بس جی چاہتا ہے کہ دیدارِ مدینہ میں

Marfat.com

مَست رہنے والے چاند کا ہم بھی دیدار کرتے رہیں ؎

جنہاں اکھیاں نے دلبر ڈِٹھّا او اکھیاں تک لیّاں

تُو بلیوں تے ساجَن مِلیا حُسن آساں لگ پیّاں

چاند کو چُومنے کو جی چاہتا ہے جب اپنے وطن میں چاند کو دیکھ کر یہ تصوّر قائم ہوتا ہے کہ یہ وُہی چاند ہے جس نے سرکارِ عالَم مدار صلی اللہ علیہ وسلم کے عِمامۂ پُرانوار اور گیسوئے خَمدار کو ہزاروں بار چُوما ہے اور اِس وقت ایک ہی وَقت میں یِہی چاند کعبۂ ضیابار اور سبز سبز گنبد و مینار کا دیدار بھی کر رہا ہے اور ساتھ ساتھ مجھ گنہگار پر بھی مَدَنی نور کی پھوہار برسا رہا ہے تو جی چاہتا ہے کہ بے ساختہ چاند کو چوم لوں ؎

چاند سورج کا مقدَّر بھی تو دیکھو اکثر

گنبدِ خضرا کا نظّارہ کیا کرتے ہیں

④ خوش نصیب گدھا فتحِ خیبر کے وقت ایک کالا گدھا بارگاہِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضِر ہوا۔ سرکارِ بحر و بَر، دوجہاں کے تاجوَر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تیرا نام کیا ہے؟ عرض کی، یزید بن شہاب۔ مزید عرض کرنے لگا، اللہ عزوجل نے میرے دادا جان کی نسل سے ساٹھ گدھے پیدا فرمائے۔ اور وہ سب کے سب صِرف اَنبیاء علیہم السلام کی سواری بننے کا شَرف حاصِل کرتے رہے، اپنے دادا جان کی نسل سے میں آخری بچا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبیوں میں

Marfat.com

آخری ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں ایک یہودی کے پاس تھا۔ وہ جب بھی مجھ پر سوار ہونے کی کوشش کرتا میں جان بوجھ کر اُس کو گرادیتا۔ اس پر وہ میری پیٹھ اور پیٹ پر ڈنڈے برساتا۔ ا یہ سب کچھ صرف اس تمنّا میں تھا کہ کاش! مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا شرف حاصل ہو جائے) سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب تیرا نام یعفور ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو بلانے کے لئے اسے بھیجتے تو وہ اپنا سر اس کے دروازے پر آکر مارتا۔ گھر والا جب باہر آتا تو وہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرتا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں۔ جب سرورِ کائنات شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری وفات پائی تو وہ **عاشق گدھا غمِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں بے قرار ہو گیا اور ہجرِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاب نہ لاکر حضرت سیّدنا ابو الھیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں میں چھلانگ لگا دی اور فوت ہو گیا۔**

(الخصائص الکبریٰ بحوالہ ابن عساکر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک بے زبان جانور تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کردے مگر آہ! ہم صاحبِ عقل انسان ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان ہو کر بھی عملی طور پر ایک بے زبان جانور سے کس قدر پیچھے ہیں! کاش! اس عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کے صدقے ہمیں بھی حقیقی معنوں میں اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اس نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے ساری زندگی وقف کر دی تھی۔ کاش! ہم بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتوں کے لئے وقف ہو جائیں۔ کاش! سنّتوں کی تربیّت کے لئے نکلنے والے **دعوتِ اسلامی** کے قافلوں کے ساتھ ہر مسلمان کو گھر سے نکلنے کی وقتاً فوقتاً سعادت ملتی رہے۔

کاش! تبلیغ کرتا پھروں جابجا، سنّتیں عام کرتا پھروں جابجا
جو ستم ہو اسے بھی سہوں جابجا، ایسی ہمّت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیجئے

Marfat.com

Marfat.com

۷۸۶ / ۹۲

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

○

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو البلال

محمد الیاس قادری

دامت برکاتہم عالیہ کے

ایمان افروز و اصلاحی بیانات کی

کیسٹوں اور مایۂ ناز کتب کا مرکز

○

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی۔ فون ۲۰۳۳۱۱

AEDHI PRINTERS KARACHI. 2311533 / 68

Marfat.com

۷۸۶
٩٢

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو البلال

محمّد الیاس قادری

دامت برکاتہم عالیہ کے

ایمان افروز و اصلاحی بیانات کی

کیسٹوں اور مایۂ ناز کتب کا مرکز

مکتبۃ المدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی۔ فون ۲۰۳۳۱۱

AEDHI PRINTERS KARACHI. 2311533 / 68

Marfat.com